احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029

C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

بدھ 28 جنوری 2004ء 5 ذوالحج 1424 ہجری-28 صلح 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 24

بدھ 28 جنوری 2004ء

طواف کعبہ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ مسجد حرام میں تشریف لائے خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے حجر اسود کو بوسہ دیا اور سات چکر لگائے۔

(صحیح مسلم کتاب الحج باب ان عرفة کلها موقف حدیث نمبر 2139)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حج بیت اللہ۔ عالمگیر وحدت کا بے مثال نمونہ

نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں۔ وہ تمیز جس سے خودی اور خودغرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔

یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے۔ پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلّہ کی .... میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی .... میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے .... سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے۔

(لیکچر لدھیانہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 281)

تدریجی وحدت کی مثال ایسی ہے جیسے خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ ہر ایک محلّہ کے لوگ اپنی اپنی محلّہ کی .... میں پانچ وقت جمع ہوں اور پھر حکم دیا کہ تمام شہر کے لوگ ساتویں دن شہر کی جامع .... میں جمع ہوں یعنی ایسی وسیع .... میں جس میں سب کی گنجائش ہو سکے اور پھر حکم دیا کہ سال کے بعد عیدگاہ میں تمام شہر کے لوگ اور نیز گردونواح دیہات کے لوگ ایک جگہ جمع ہوں اور پھر حکم دیا کہ عمر بھر میں ایک دفعہ تمام دنیا ایک جگہ جمع ہو۔ یعنی مکہ معظمہ میں۔ سو جیسے خدا نے آہستہ آہستہ امت کے اجتماع کو حج کے موقع پر کمال تک پہنچایا۔ اول چھوٹے چھوٹے موقعے اجتماع کے مقرر کئے اور بعد میں تمام دنیا کو ایک جگہ جمع ہونے کا موقع دیا سو یہی سنت اللہ الہامی کتابوں میں ہے اور اس میں خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے کہ وہ آہستہ آہستہ نوع انسان کی وحدت کا دائرہ کمال تک پہنچا دے اول تھوڑے تھوڑے ملکوں کے حصوں میں وحدت پیدا کرے اور پھر آخر میں حج کے اجتماع کی طرح سب کو ایک جگہ جمع کر دیوے جیسا کہ اس کا وعدہ قرآن شریف میں ہے۔ (۔) یعنی آخری زمانہ میں خدا اپنی آواز سے تمام سعید لوگوں کو ایک مذہب پر جمع کر دے گا جیسا کہ وہ ابتداء میں ایک مذہب پر جمع تھے تا کہ اول اور آخر میں مناسبت پیدا ہو جائے ......

حکمت ربانی اس امر کی مقتضی تھی کہ اول ہر ایک ملک میں قومی وحدت قائم کرے اور جب قومی وحدت کا دور ختم ہو چکا تب اقوامی وحدت کا زمانہ شروع ہو گیا اور وہی زمانہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا تھا۔ اور یاد رہے کہ کسی رسول اور کتاب کی اسی قدر عظمت سمجھی جاتی ہے جس قدر ان کو اصلاح کا کام پیش آتا ہے اور جس قدر اس اصلاح کے وقت مشکلات کا سامنا پڑتا ہے سو یہ بات ظاہر ہے کہ ابتدائے زمانہ میں جو کتاب نازل ہوئی ہوگی وہ کسی طرح کامل مکمل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ابتدائے زمانہ میں ان مشکلات کا وہم و گمان بھی نہیں آ سکتا جو بعد میں پیدا ہوئیں۔ ایسا ہی قومی وحدت کے زمانہ میں اس وقت کے نبیوں اور رسولوں کو وہ مشکلات ہرگز پیش نہیں آ سکتی تھیں جو اقوامی وحدت کے زمانہ میں اس نبی کو پیش آئیں جس کو یہ حکم ہوا کہ جو تمام قوموں کو ایک وحدت پر قائم کرو۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 145 تا 147)

عیدالاضحیٰ کے موقع پر
احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

مورخہ 2 رفروری (پاکستانی وقت کے مطابق)

6-00 am	پروگرام عیدالاضحیٰ
6-30 am	حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ مجلس سوال وجواب
7-20 am	پروگرام حج بیت اللہ
7-35 am	ایم ٹی اے ٹریول (ترکی کا ایک سفر)
9-55 pm	گلشن وقف نو
12-35 pm	محفل مشاعرہ
2-30 pm	عید سپیشل (بیت الفتوح سے براہ راست)
3-30 pm	خطبہ عیدالاضحیٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ (براہ راست)
4-30 pm	عید ملن (ایم ٹی اے پاکستان کی پیشکش)
5-35 pm	ایم ٹی اے کی 10ویں سالگرہ (ایم ٹی اے ٹیم کی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک شام)
8-10 pm	خطبہ عیدالاضحیٰ (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)
10-15 pm	حج بیت اللہ (دوبارہ)
10-30 pm	ایم ٹی اے ٹریول
12-05 am	عید سپیشل (بچوں کا پروگرام)
1-45 am	عید سپیشل
2-45 am	خطبہ عیدالاضحیٰ
3-50 am	ایم ٹی اے کی 10ویں سالگرہ

درخواست دعا

✪ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب وکیل الاشاعت تحریک جدید لکھتے ہیں کہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اب چند روز سے بیماری کی کیفیت خرابی کی طرف مائل ہے برین ہیمبرج کی وجہ سے نیم بیہوشی کی حالت ہے۔ احباب جماعت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں کو دور کرے اور صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب سابق صدر مجلس انصاراللہ کے اعزاز میں الوداعی تقریب

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے خدا تعالیٰ کے فضل سے بطور صدر مجلس انصاراللہ پاکستان (یکم جنوری 2000ء تا 31 دسمبر 2003ء) چار سال تک خدمات انجام دینے کی توفیق پائی۔ آپ کے اعزاز میں مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر اہتمام مورخہ 21 جنوری 2004ء کو شام ساڑھے سات بجے ایک دعائیہ الوداعی تقریب منعقد ہوئی۔ بارش کی وجہ سے یہ تقریب احاطہ دفاتر انصاراللہ کی بجائے ایوان محمود میں ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی صاحبزادہ صاحب موصوف تھے۔ تقریب کے آغاز میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوۃ الی اللہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان نے اراکین عاملہ کی طرف سے جذبات تشکر اور دعا پر مشتمل سپاسنامہ پیش کیا۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کے والد گرامی حضرت مرزا عزیز احمد صاحب بھی 1950ء تا 1954ء مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے صدر رہے اور پھر آپ کو ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی اور آج آپ کے فرزند محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب اپنا چار سالہ عہد صدارت ختم کر کے ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کے منصب پر فائز ہیں اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کے دوسرے فرزند محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کی ذمہ داریاں سنبھالی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کی جسمانی و روحانی اولاد کو خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے بتایا کہ مکرم مرزا خورشید احمد صاحب کی خدمات کا سلسلہ طویل ہے، آپ مجلس عاملہ میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) کے عہد صدارت میں آئے۔ شروع میں آپ کو مجلس انصاراللہ میں قائد قلمی دوستی و قائد مجالس بیرون کے طور پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ، محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کے عہد صدارت میں لمبا عرصہ نائب صدر مجلس کے طور پر خدمت کرتے رہے اور یکم جنوری 2000ء سے آپ نے صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کی ذمہ داریاں سنبھالیں اس طرح مجلس انصاراللہ پاکستان میں آپ کی خدمات کا سلسلہ کم وبیش ربع صدی پر محیط ہے۔ اس عرصہ میں آپ نے دعا، محنت اور لگن سے مثالی کام کرنے کی توفیق پائی۔ آپ کے چار سالہ عہد صدارت میں مجلس انصاراللہ پاکستان ترقی کی منازل طے کرتی رہی اور مجلس کے تمام شعبہ جات میں کام آگے بڑھا۔ مجلس انصاراللہ کے ہال میں توسیع، دفاتر اور ہال کا نیا فرنیچر، گیسٹ ہاؤسز، دفاتر اور احاطہ انصاراللہ کی تزئین وآرائش پر آپ نے خصوصی توجہ دی۔ آپ کے عہد میں مجلس انصاراللہ مالی لحاظ سے زیادہ مضبوط ہوئی۔ تعلیم، تربیت اور اشاعت دین کے کاموں کو مزید آگے بڑھایا گیا۔ آپ کے عرصہ صدارت میں مطبوعات کے سلسلہ میں غیر معمولی کام ہوا اور اس عرصہ میں 19 کتب 41 ہزار کی تعداد میں شائع ہوئیں۔ ماہنامہ انصاراللہ کے دو خصوصی نمبر شائع کئے گئے آپ کے عہد صدارت میں کل پاکستان سالانہ علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا اور تین سال سے یہ مقابلہ جات نہایت کامیابی سے جاری ہیں۔ سالانہ سپورٹس ریلی میں بھی مقابلہ جات میں اضافہ ہوا۔ آپ کے عہد صدارت میں پرچہ جات میں انصار کی شمولیت 4 ہزار سے بڑھ کر ساڑھے چھ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ 2003ء میں انصار کے مابین سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی کا آغاز کیا گیا۔ باقاعدہ کمپیوٹر سیکشن قائم کیا گیا۔ شعبہ ایثار میں میڈیکل کیمپس کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ آڈٹ کے نظام کو مستحکم کیا۔ شعبہ صف دوم میں پہلی مرتبہ 95 فیصد سے زائد مجالس کے بنیادی کوائف کا کام مکمل کیا گیا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی مدد اور خلیفہ وقت کی رہنمائی میں کام کو ہر جہت سے آگے بڑھایا۔ آپ اپنے ساتھ کام کرنے والے قائدین اور اراکین پر بھرپور اعتماد کرتے، بہت محبت اور شفقت سے سرپرستی فرماتے اور کام کرنے کے مواقع اور وسائل مہیا فرماتے۔ آپ کے عہد صدارت میں کلیدی بات نماز باجماعت کے قیام کیلئے ہمہ وقت کوشش اور توجہ تھی۔

مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے بتایا کہ آج کی تقریب میں ہم اپنے ایک اور بھائی مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ مقامی ربوہ کو بھی الوداع کر رہے ہیں۔ آپ نے یکم جنوری 2002ء تا 31 دسمبر 2003ء دو سال تک زعیم اعلیٰ کے فرائض سرانجام دیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمت کو قبول فرمائے۔ اس خوبصورت سپاسنامے کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔ جس کے بعد مہمانان کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

☆☆☆☆

قرارداد تعزیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان

بروفات محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا یہ اجلاس اپنے صدر اور محترم رفیق کار مکرم محبوب عالم خالد صاحب کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

مکرم ومحترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب سلسلہ کے معروف اور دیرینہ خادم حضرت خان صاحب فرزند علی خان صاحب کے فرزند تھے۔ آپ کی تاریخ پیدائش 13۔ اپریل 1909ء ہے۔ آپ نے مدرسہ احمدیہ میں دینی تعلیم پانے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے 1936ء میں گریجوایشن کیا اور نصرت گرلز سکول میں بطور معلم دینیات آپ کا تقرر ہوا جہاں سے 1937ء میں آپ کی تبدیلی جامعہ احمدیہ میں ہوئی۔ جہاں آپ 1941ء تک تعینات رہے۔ اس دوران آپ نے M.A عربی اور اردو بھی کیا۔

1941ء میں آپ کی تبدیلی تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ہوئی اور 1946ء میں آپ کی خدمات تعلیم الاسلام کالج کے سپرد کر دی گئیں جہاں آپ 1969ء تک تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

آپ مجلس خدام الاحمدیہ کے بانی رکن تھے اور پہلے جنرل سیکرٹری مقرر ہوئے اور پھر مختلف شعبوں میں خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ اس کے بعد 12 سال تک مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے قائد عمومی رہے اور وفات تک مجلس عاملہ کے رکن خصوصی رہے۔

1969ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو ناظر مال مقرر فرمایا۔ 1969ء سے 2002ء تک تقریباً 33 سال آپ نے بطور ناظر مال آمد کام کیا اور باوجود اپنی کمزوری صحت اور پیرانہ سالی کے پاکستان کے طول وعرض میں نظارت کے فرائض انجام دینے کیلئے وسیع پیمانے پر دورے کرتے رہے۔ ناظر ہونے کے ساتھ آپ کچھ عرصے تک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پرائیویٹ سیکرٹری کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔

2002ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان مقرر فرمایا اور اس عہدہ پر آپ اپنی وفات تک خدمات بجالاتے رہے۔

ہم ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان اپنے اس مخلص اور بے لوث کام کرنے والے بزرگ رفیق کار کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور مکرم شیخ محبوب عالم خالد صاحب مرحوم ومغفور کے بیٹوں اور دیگر اقارب و اعزہ سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس خادم دین رفیق کار کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چل کر سلسلہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

نشہ کی مجبوری

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

ہم ایک دفعہ پہاڑ پر جا رہے تھے تو میرے ساتھیوں میں ایک احمدی پٹھان بھی تھے جنہیں نسوار کھانے کی عادت تھی مگر بدقسمتی سے وہ اپنی ڈبیا گھر میں بھول آئے تھے۔ راستہ میں ایک کشمیری مزدور آ رہا تھا جس نے اپنے کندھے پر لکڑیاں اٹھائی ہوئی تھیں وہ اسے دیکھتے ہی نہایت لجاجت کے ساتھ کہنے لگے اے بھائی کشمیری۔ اے بھائی کشمیری جی۔ اے بھائی جی آپ کے پاس نسوار ہے۔ مجھے یہ بات سن کر بے اختیار ہنسی آ گئی۔ کہ جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنی گردن بھی نیچی نہیں کرتا تھا آج نشہ پورا نہ ہونے کی وجہ سے کس قدر لجاجت پر اتر آیا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں جو دوست باہر سے آپ کی ملاقات کے لئے آتے تھے ان میں سے بعض لوگ حقہ کے بھی عادی ہوتے تھے۔ ان دنوں قادیان میں اور تو کسی جگہ حقہ نہیں ہوتا تھا صرف ہمارے ایک تایا کے پاس ہوا کرتا تھا جو سخت دہریہ اور دین سے بے تعلق تھے۔ مگر حقہ کی عادت کی وجہ سے وہ ان کے پاس بھی چلے جاتے اور انہیں مجبوراً ان کی باتیں سننی پڑتیں۔ ہمارے یہ تایا دین سے ایسے بے تعلق تھے کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کبھی نماز بھی پڑھی ہے۔ وہ کہنے لگے میں تو بچپن ہی سے بڑا سلیم الطبع واقع ہوا ہوں۔ میں چھوٹی عمر میں ہی جب دیکھتا کہ لوگوں نے سر نیچے اور سرین اوپر کئے ہوئے ہیں۔ تو میں ہنستا کہ یہ کیسے بے وقوف لوگ ہیں۔ اور اب تو میں بہت سمجھدار ہوں۔ میں نے نماز کیا پڑھنی ہے۔ ایک دوست نے سنایا کہ ایک دفعہ ایک احمدی وہاں حقہ پینے کے لئے چلا گیا اور تھوڑی دیر کے بعد اپنے آپ کو گالیاں دیتے ہوئے واپس آ گیا۔ کسی دوست نے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ وہ کہنے لگا کہ میں اپنے آپ کو اس لئے برا بھلا کہہ رہا ہوں کہ محض حقہ کی عادت کی وجہ سے مجھے اس کے پاس جانا پڑا اور حضرت مسیح موعود کے خلاف باتیں سننی پڑیں۔ اگر مجھے یہ بری عادت نہ ہوتی تو میں اس کے پاس کیوں جاتا اور اپنے آقا کے خلاف اس کے منہ سے کیوں باتیں سنتا۔

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 588)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب

لوگوں کی ہدایت کے لئے سب سے پہلا خانہ خدا مکہ کی وادی میں بنایا گیا

البیت العتیق اور بیت المعمور۔ کعبۃ اللہ

قرآن حکیم نے دنیا کو یہ بتایا کہ سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے افادۂ روحانی کے لئے بنایا گیا وہ مکہ معظمہ میں کعبۃ اللہ ہے۔ مرور زمانہ کے باعث جب یہ گھر ناپید ہو گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس کے قواعد سے مطلع کیا گیا۔ خلیل اللہ اور ذبیح اللہ نے مل کر پرانی بنیادوں پر نیا گھر تعمیر کیا۔ جب یہ گھر مکمل ہو گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ارشاد ہوا کہ لوگوں میں منادی کر دو کہ "البیت العتیق" کے حج کے لئے وہ چاروں طرف سے آئیں اور اپنے قلوب کی جھولیاں نور اور برکتوں سے بھر کر واپس لوٹیں۔

قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ دین ابراہیم کی بنیاد کعبۃ اللہ ہے۔ اقوام عالم کو پابند کیا گیا کہ وہ خدا تعالیٰ کے اس گھر کے حج کے لئے آئیں بنی اسرائیل کو بھی قرآن مجید نے یہ بھولا ہوا سبق یاد دلایا۔ اور فرمایا۔ اے بنی اسرائیل! میرے اس احسان کو جو میں تم پر کر چکا ہوں یاد کرو اور (اس بات کو بھی) کہ میں نے تمہیں تمام جہانوں پر فضیلت دی.......... اور اس وقت کو بھی یاد کرو جب ابراہیم کو اس کے رب نے بعض باتوں کے ذریعہ آزمایا۔ اور اس نے ان کو پورا کر دکھایا (اس پر اللہ نے) فرمایا کہ میں تجھے یقیناً لوگوں کا امام مقرر کرنے والا ہوں۔ ابراہیم نے کہا میری اولاد میں سے بھی امام بنائیو اللہ نے فرمایا ہاں مگر میرا وعدہ ظالموں تک نہیں پہنچے گا۔" اور اے بنی اسرائیل اس وقت کو بھی یاد کرو جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے بار بار جمع ہونے کی جگہ اور امن کا مقام بنایا تھا اور حکم دیا تھا کہ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ"۔ (البقرہ 123-125-126)

پھر آگے چل کر فرمایا:

جن لوگوں کو کتاب (یعنی تورات) دی گئی ہے وہ یقیناً جانتے ہیں کہ یہ (کعبۃ اللہ) تیرے رب کی طرف سے بھیجی گئی ایک صداقت ہے۔ (البقرہ 145)

"وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اس سچائی کو اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ اور ان میں سے کچھ لوگ یقیناً حق کو جان بوجھ کر چھپاتے ہیں"۔ (البقرہ: 147)

"اے اہل کتاب کیا تم یہ کہتے ہو۔ کہ ابراہیم، اسمٰعیل، اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد یہودی یا مسیحی تھے؟ (یعنی ان کا وہی دین تھا جو کہ یہود و نصاریٰ کا ہے) تو ان سے کہہ تم زیادہ جانتے ہو۔ یا اللہ تعالیٰ؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اس شہادت کو جو اس کے پاس اللہ کی طرف سے ہو چھپائے اور اللہ اس سے ہرگز ناواقف نہیں ہے جو تم کرتے ہو۔"

(البقرہ: 141)

ان آیات میں اہل کتاب کو دین ابراہیم کی طرف لوٹ آنے کی دعوت دی گئی۔ ظاہر ہے۔ کہ شروع میں بنی اسرائیل کو اسی خدا کے گھر کو کعبہ مقصود بنانے کے لئے کہا گیا۔ جو خلیل اللہ نے بنایا۔ بنی اسرائیل نے جو دوسرے گھر بنائے وہ کعبۃ اللہ کے اظلال تھے۔ خدا تعالیٰ کے پہلے گھر کو بہر حال تقدم حاصل ہے۔ اس شہادت کو اہل کتاب چھپاتے ہیں۔ افسوس کہ سارہ اور ہاجرہ کے گھریلو اختلافات کو اتنا طول دیا گیا کہ کعبۃ اللہ جو کہ دین ابراہیم کے لئے کونے کا پتھر تھا اسے بھی بغض و عداوت کی وجہ سے اہل کتاب فراموش کر گئے۔ عرب و اسرائیل کی آویزش تبھی ختم ہو سکتی ہے۔ عالم اسلام و نصرانی حکومتیں اسی وقت شیر و شکر ہو سکتی ہیں کہ جب اہل کتاب دین ابراہیم کی اساس پر صلح و محبت اور امن و آشتی کے لئے جمع ہو جائیں۔ کعبۃ اللہ اہل کتاب اور امت مسلمہ کے لئے کلمہ سواء ہے۔ اس کونے کے پتھر پر سبھی جمع ہو سکتے ہیں۔ سورۃ البقرہ میں اہل کتاب کو یہی سبق دیا گیا۔ کہ دین ابراہیم کی طرف لوٹ آؤ اپنے عہد رفتہ کو یاد کرو۔ اصل گھر سے وابستہ ہو جاؤ بیت المقدس بھی قبلہ بنایا گیا۔ لیکن یہ انتظام عارضی تھا۔ مستقل نہیں۔ تورات پڑھو اس میں بھی یہی لکھا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے مسجد اقصےٰ کی تعمیر مکمل کی۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک وقت آئے گا کہ

"اس گھر کو جسے میں نے اپنے نام سے مقدس کیا ہے۔ اپنے سامنے سے دور کر دوں گا۔"

(تواریخ نمبر 2۔ 7/20)

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دیکھو تمہارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا جاتا ہے۔" (متی 23/28)

پھر فرمایا:

"خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دے دی جائے گی۔"

(متی 21/43)

"میری بات کا یقین کرو وہ وقت آتا ہے کہ تم نہ اس پہاڑ پر باپ کی پرستش کرو گے۔ اور نہ یروشلم میں"۔ (یوحنا 4/31)

صاف ظاہر ہے کہ بیت المقدس مستقل قبلہ نہیں تھا بلکہ عارضی تھا۔ قرآن مجید میں فرمایا کہ ہم نے بیت المقدس کا قبلہ جس پر تو اس سے پہلے قائم تھا۔ مومنوں کے امتحان اور آزمائش کے لئے مقرر کیا تھا۔ گویا دائمی قبلہ وہ گھر ہے جو کہ اَوَّلَ بَیْتٍ ہے۔

تورات میں کعبہ کا ذکر

یہاں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے جو کہ اہل کتاب کرتے ہیں کہ انبیائے بنی اسرائیل نے دین ابراہیم کی اس اساس کی طرف کیوں توجہ نہیں دلائی۔ انہوں نے کعبۃ اللہ کی عظمت سے کیوں دنیا کو روشناس نہیں کیا۔ وہ کیوں بیت المقدس کے ہو کر رہ گئے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اور اسباط بنی اسرائیل حج کعبۃ اللہ سے کیوں غافل تھے۔ یہ بات ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ خلیل اللہ سے لے کر کلیم اللہ تک انبیائے بنی اسرائیل حج کے لئے آتے رہے۔ بعد میں عرب اسرائیل کی آویزش مانع ہو گئی۔ پھر بھی خال خال صلحائے اسرائیل حج کے لئے آتے تورات میں صاف لکھا ہے۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام فرعون کے پاس "حج یہواہ" کے لئے اجازت حاصل کرنے کے لئے گئے۔ کلیم اللہ فرعون کے دربار میں کھڑے ہیں، ان کی درخواست کے الفاظ تورات میں محفوظ ہیں۔

"ہم اپنے جوانوں اور اپنے بوڑھوں اور اپنے بیٹوں اور اپنی بیٹیوں اپنے گلوں اور اپنے گائے بیلوں سمیت جائیں گے۔ ہم کو ضرور ہے کہ ہم خدائے یہواہ

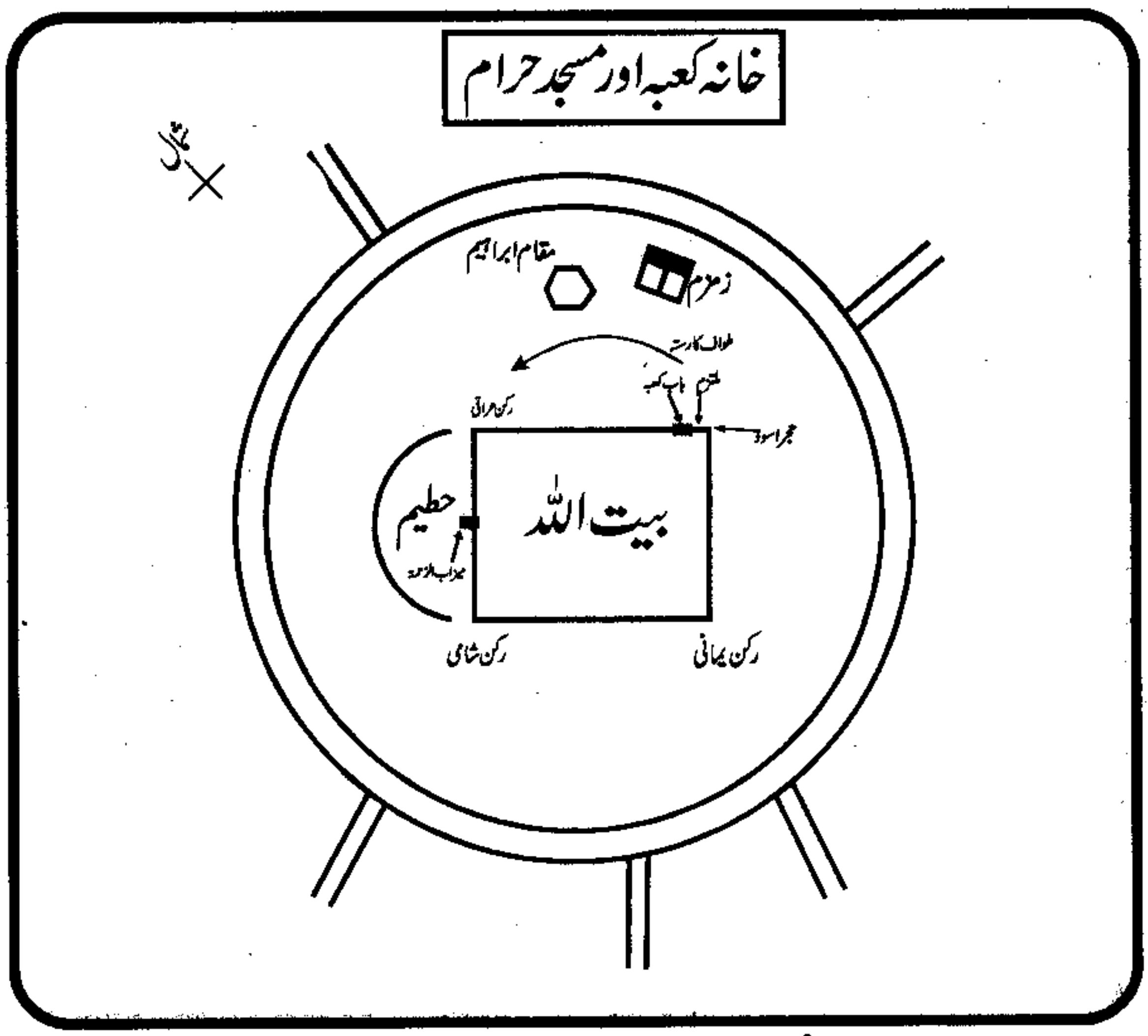

کا حج کریں۔" (خروج 10/9)

یہاں حج کا ترجمہ "عید" کر دیا گیا۔ اس طرح اہل کتاب کتمان شہادت سے کام لیتے رہے۔ اب خود یہود نے جو تورات کا مستند نسخہ شائع کیا ہے۔ اس میں تو یہ درست کر دیا گیا۔ اب Lord's Pilgrimage کے الفاظ میں ترجمہ کیا گیا۔ حاشیہ تورات پر لکھا ہے۔

عبرانی میں اس جگہ حج کا لفظ ہے۔ جس کا ترجمہ اور لوگوں نے تہوار (عید) کیا ہے۔" (حاشیہ نمبر 115)

پیکس بائبل کومنٹری کے جدید ایڈیشن میں لکھا ہے۔

"یہاں حج بالکل وہی لفظ ہے جو کہ عربوں میں مکہ معظمہ کے حج کے لئے مستعمل ہے۔ (نوٹ خروج 5/1)

اتنی وضاحت کے باوجود بھی اہل کتاب حج کعبۃ اللہ کے قائل نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ تورات میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اس وادی الروحاء میں مجھ سے پہلے ستر انبیاء نے نماز پڑھی۔ اور حضرت موسیٰ بھی یہاں سے گزرے .... ستر ہزار بنی اسرائیل کے ہمراہ انہوں نے اس بیت عتیق کا حج کیا۔" (اخبار مکہ ازرقی حصہ اول ص 35)

تورات کا حوالہ اور مذکورہ کشفی نظارہ ایک عظیم صداقت کی گواہی دے رہے ہیں یہی وہ صداقت ہے جسے بنی اسرائیل چھپاتے ہیں:

تورات موجودہ صورت میں اس دور میں مترتب ہوئی جب عرب اسرائیل دشمنی انتہاء کو پہنچی ہوئی تھی۔ چن چن کر تورات سے وہ حوالے حذف کئے گئے۔ یا ان بیانات کا حلیہ بگاڑا گیا۔ جن میں کعبۃ اللہ اور حج بیت العتیق کا ذکر تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام حج یہواہ کے لئے اجازت چاہتے تھے۔ دوسری جگہ ہے کہ مدبر (یعنی بیابان عرب) میں ہم نے جانا ہے اور وہاں حج کے موقعہ پر ہم نے قربانیاں دینی ہیں۔ (خروج 5/1، 10/9)

لیکن انہی بیانات میں ایک پیوند لگا دیا گیا کہ کلیم اللہ صرف تین دن کی مسافت پر جانے والے تھے۔ لیکن اب ثابت ہو گیا ہے کہ یہ پیوند کسی دوسری روایت سے لے کر لگایا گیا۔ مسافت بعیدہ والا حج ایک مستقل روایت ہے۔ (Concise Bible Commentary P358-359)

حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم کو لے کر کہاں گئے؟ تورات میں ایک قدیم گیت کے بول بایں الفاظ درج ہیں۔

اپنی رحمت سے تو نے ان لوگوں کی راہنمائی کی جن کو تو نے خلاصی بخشی تو ان کو اپنے "مقدس مکان" کو لے گیا۔ (خروج 15/13)

یہاں واضح طور پر ماضی کا صیغہ ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مقدس مقام تک بنی اسرائیل کی رسائی ہو گئی تھی۔ اس نظم کے آخر میں بیت المقدس کی وراثت کا ذکر ہے۔ لیکن وہاں مستقبل کے صیغے ہیں۔ ظاہر ہے کہ کنعان میں داخلہ سے پیشتر بنی اسرائیل خداتعالیٰ کے گھر پہنچے۔ اور اس کی برکات سے فیض یاب ہوئے۔ اس نظم میں بھی صیغوں میں فرق ڈال کر اصل حقیقت کو مشتبہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ Basic Bible کے ترجمہ میں آیت 13 میں ماضی کا صیغہ ہے۔ اور آیت 17 میں مستقبل کا گویا ایک مقدس مکان کی زیارت نصیب ہو گئی۔ اور دوسرے یعنی بیت المقدس تک رسائی ابھی نہیں ہوئی۔ یہاں مقدس مکان کے لئے عبرانی نوہ قادشک کے الفاظ آئے ہیں نوہ کے معنی مسکن بیابان کے بیچ میں آبادی کے ہیں۔ اس سے مراد مکہ معظمہ ہے۔ جہاں بیت المقدس میں داخلہ سے پیشتر بنی اسرائیل حج کی غرض سے آئے۔

خانہ کعبہ کا اندرونی نقشہ

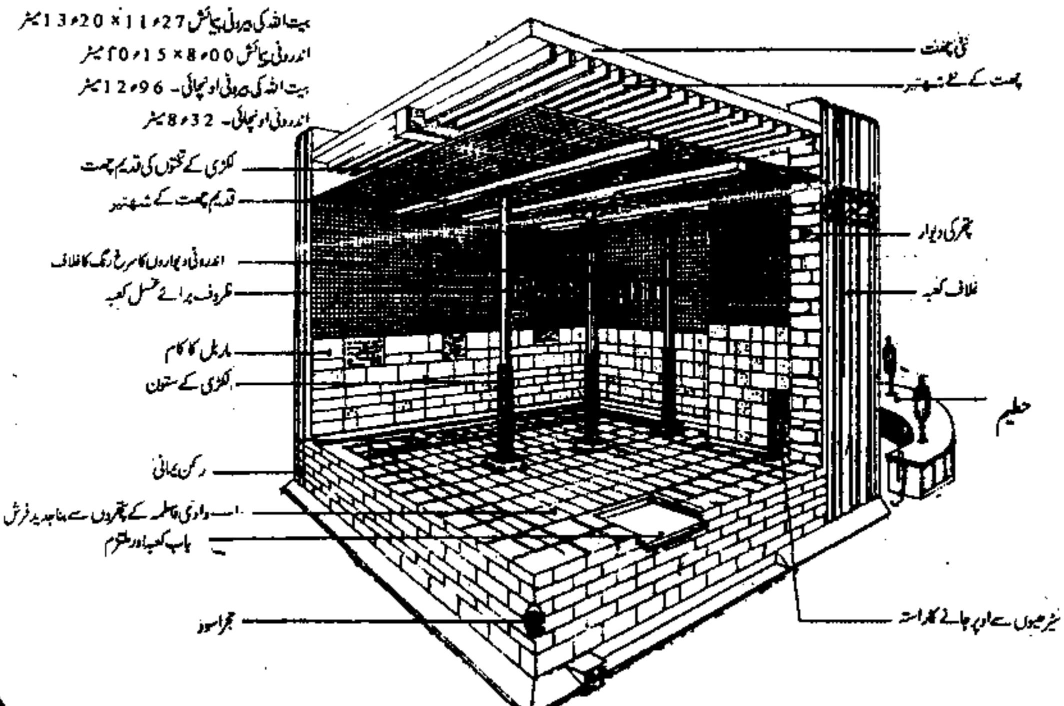

قرآن حکیم میں بھی ارشاد ہے کہ خروج مصر کے بعد بنی اسرائیل کو ایام اللہ کی طرف توجہ دلائی گئی۔

"ہم نے موسیٰ کو اپنے نشانات کے ساتھ (یہ حکم دے کر) بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لا۔ اور انہیں ایام اللہ یاد دلا۔" (ابراہیم:6)

حج کے دنوں کے متعلق ایام معلومات کے الفاظ آئے ہیں۔ (الحج:29)

دوسری جگہ ایام معدودات (البقرہ:204) کے الفاظ ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایام اللہ سے مراد جہاں دوسرے نشانات ہیں وہاں حج کے مقدس ایام بھی ہیں۔ جن کی طرف بنی اسرائیل کو توجہ دلائی گئی۔

سلسلہ موسوی کے آخری پیغمبر حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہیں واقعہ صلیب کے بعد وہ بھی کعبۃ اللہ کے حج کے لئے تشریف لائے ان کے حج کا نظارہ بھی سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا۔ ان کی تلبیہ کے الفاظ سنے۔ اور بیان کئے۔ اخبار میں ایک حدیث بایں الفاظ بیان ہوئی ہے۔

عثمان فرماتے ہیں کہ مجھے صادق نے سنایا کہ انہیں روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فج الروحا یا فرمایا اس وادی (مکہ) میں ستر نبی گزرے ہیں...... وہ مختلف الفاظ میں لبیک کہتے تھے۔ ان میں ایک یونس بن متیٰ تھے۔ چنانچہ کہتے تھے۔

میں حاضر ہوں اے کرب کے دور کرنے والے (آقا) میں حاضر ہوں اور عیسےٰ یوں کہتے میں حاضر ہوں تیرا بندہ ہوں تیری بندی کا بیٹا ہوں۔ جو تیرے دونوں (نیک) بندوں کی بیٹی تھی میں حاضر ہوں۔

(اخبار مکہ حصہ اول از ابی الولید محمد بن عبداللہ بن احمد الازرقی 223ھ ص 37-38)

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی حج کے لئے آئے تھے۔ حضرت یونسؑ کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حج کا ذکر بہت حکیمانہ ہے دونوں پیغمبروں نے نئی زندگی پائی۔ موت کے منہ سے بچائے گئے۔ اور خداتعالیٰ کے گھر میں حاضر ہوئے۔ یونس نبی کے صحیفہ میں یونس نبی کی دعا کے الفاظ قابل غور ہیں۔

" میں نے اپنی مصیبت میں خداوند سے دعا کی.......... اور اس نے میری دعا سنی۔ میں نے پاتال کی تہ سے دہائی دی۔ تو نے میری فریاد سنی.......... میں پھر تیرے مقدس معبد کو دیکھوں گا۔ اے خداوند میرے خدا تو نے میری جان پاتال سے بچائی۔ جب میرا دل بے تاب ہوا تو میں نے خداوند کو یاد کیا۔ اور میری دعا تیرے مقدس معبد میں تیرے حضور پہنچی.......... میں حمد کرتا ہوا تیرے حضور قربانی گزاروں گا۔ میں اپنی نذریں ادا کروں گا۔ (باب 2)

ظاہر ہے کہ حضرت یونسؑ حادثہ حوت سے نجات پا کر خداتعالیٰ کے مقدس گھر میں آئے قربانیاں گزرانیں اور اللہ کی حمد کے گیت گائے۔ اس خدا کے جس نے کرب عظیم سے بچایا۔ اور اس کی گھبراہٹ دور کی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ کے برے اور زنا کار لوگ نشان طلب کرتے ہیں۔ مگر یوناہ نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا۔ کیونکہ جیسے یوناہ تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا۔" (متی 39-40/12)

انجیل لوقا میں ہے۔

"اس زمانہ کے لوگ برے ہیں وہ نشان طلب کرتے ہیں مگر یوناہ کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا۔ کیونکہ جس طرح یوناہ نینوا کے لوگوں کے لئے نشان ٹھہرا۔ اسی طرح ابن آدم بھی اس زمانہ کے لوگوں کے لئے (لوقا:29-30/11)

جس طرح یونسؑ حادثہ موت کے بعد خداتعالیٰ کے گھر میں پہنچے۔ اور دعائیں کی۔

اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام حادثہ صلیب کے بعد حج کے لئے کعبۃ اللہ میں آئے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت گائے۔ اور نئی زندگی پانے پر اس کا شکریہ ادا کیا۔

جس طرح اس حادثہ کے بعد یونسؑ کی قوم ایمان لے آئی۔ اسی طرح مسیحؑ پر بلاد شرقیہ کے اسباط اور اسرائیل ایمان لے آئے۔

یہ سب مشابہتیں بتاتی ہیں کہ حدیث رسول میں یونسؑ اور حضرت مسیح علیہ السلام کا یکجائی ذکر خالی از حکمت نہیں۔ (الفضل 15 فروری 1970ء)

حقائق الاشیاء

(16)

اے میرے رب! مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا

قرآن کریم کے بیان کردہ سائنسی اسرار و رموز

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

مرتبہ: محمد محمود طاہر

کائنات میں ربوبیت اور تسبیح کا مضمون

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 24/جنوری 1997ء میں سورۃ فاتحہ کی لطیف تشریح بیان کرتے ہوئے ربوبیت اور تسبیح کا مضمون بیان فرمایا آپ فرماتے ہیں:۔

ربوبیت کا مضمون ساری کائنات سے تعلق رکھتا ہے اور دعویٰ بھی یہ نہیں فرمایا کہ میں اللہ کی حمد کرتا ہوں جو میرا رب ہے۔ دعویٰ یہ فرمایا گیا (۔) سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ تمام جہانوں کا رب ہے تو پھر ہمیں اس سے کیا۔ سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے سارا جہان تعریف کرے ہم کیوں تعریف کریں۔ لیکن جب اور غور کریں اس مضمون پر اور مزید غور کریں تو آپ یہ دیکھ کر حیران ہوں گے کہ سارے عالمین آپ کی خاطر پیدا کئے گئے ہیں قرآن کریم اس بات کو خوب کھول رہا ہے۔ تو جس کو حمد سکھائی ہے اس کو یہ سمجھنا چاہئے کہ مجھے سارے جہان کے پالنے والے کی حمد کیوں سکھائی گئی۔ اس لئے سکھائی گئی کہ سارے جہانوں کا رب، اس لئے سارے جہانوں کا رب ہے کہ ان جہانوں سے انسان پیدا ہونا تھا اور سارے جہانوں کی ربوبیت انسان کی طرف لے جانے کے لئے بے انتہا منازل ہیں جن کا گننا ممکن ہی نہیں ہے۔

ارتقاء کی معراج

آغاز آفرینش سے لے کر اس ارتقاء کے معراج تک جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مبعوث ہوئے اور اس معراج کے وقت پیدا ہوئے کا لفظ تو معمولی لفظ ہے اس لئے میں اس سے اجتناب کر رہا ہوں۔ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس ارتقاء کے معراج کے وقت جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم رونما ہوئے، آپ جلوہ گر ہوئے، آپ کے وجود کو ساری دنیا پر نور الٰہی کے طور پر روشن کر دیا گیا اس مقام تک اس سے پہلے پہلے تمام جہانوں کی جس حد تک بھی تربیت ہوئی ہے وہ ساری تربیت اسی منزل کی طرف تھی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے پہلے بشر پیدا ہو چکے تھے لیکن کسی بشر کو اپنی آخری منزل کی خبر نہیں تھی۔ کسی بشر کو یہ نہیں پتہ تھا کہ رب العالمین ہے کیا۔ کس شان کا وجود ہے، کس طرح کے جہانوں کی ربوبیت کرتا ہے۔ جب یہ ربوبیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذات پر منتج ہوئی ہے تب ہمیں پتہ چلا کہ ربوبیت ہوتی کیا ہے اور عالمین کا خدا رحمۃ للعالمین کی ربوبیت کی صورت میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

ربوبیت کے دو حصے

پس......... سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے سارے جہانوں کو پیدا کیا ان کی ربوبیت فرمائی اور ہمیں اس مقام پر کھڑا کیا اور ہمیں یہ عبادت کا طریق سکھایا کہ اب ساری کائنات کی نمائندگی میں اے محمدؐ رسول اللہ کے غلاموتم یہ اقرار کرو اور پورے عرفان کے ساتھ اقرار کرو کہ......... کی طرف حمد کے سوا کچھ منسوب ہو ہی نہیں سکتا۔ اب اس ربوبیت پر آپ غور کریں تو دو حصے ربوبیت کے ہیں۔ ایک ہے مادی ربوبیت۔ اور ایک ہے روحانی ربوبیت اور مادی ربوبیت اور روحانی ربوبیت کو آپ ایک دوسرے سے بالکل منقطع کبھی بھی نہیں کر سکتے اور یہ بہت باریک مضامین، سورہ فاتحہ نے ان کی طرف توجہ دلائی۔ قرآن کریم ان مضامین پر سے مختلف جگہوں پر مزید پردے اٹھاتا چلا جاتا ہے۔ یعنی چابی تو سورہ فاتحہ کی ہے مگر جب تالے کھلتے ہیں تو نئے سے نئے جہان دکھائی دینے لگتے ہیں۔

مخلوقات کا تسبیح کرنا

یہ خیال کہ روحانی ربوبیت کا آغاز انسان کی پیدائش سے شروع ہوتا ہے یہ غلط ہے۔ انسان کی پیدائش پر یہ ربوبیت ایک نیا رنگ اختیار کر لیتی ہے یہ درست ہے۔ لیکن بنیادی طور پر اس کا حمد باری تعالیٰ کے ساتھ ایک اٹوٹ رشتہ ہے۔ جب کوئی چیز پیدا ہو تو اس کو یہ تو پتہ ہونا چاہئے کہ کس نے مجھے پیدا کیا۔ کیا خدا تعالیٰ شعور کی تخلیق سے پہلے پہلے ایک نامعلوم ہستی تھی یہ سوال ہے جو قرآن کریم نے اٹھایا ہے۔ اور پھر جواب اس کا یہ دیتا ہے کہ جو چیز بھی کائنات میں پیدا کی گئی ہے شعور ہو یا نہ ہو، جان ہو یا نہ ہو، ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہی ہے لیکن تم اس کو سمجھتے نہیں۔ اب یہ تسبیح کیسے کر رہی ہے اکثر علماء کا ذہن اس طرف منتقل ہوتا ہے کہ مراد ہے زبان حال سے تسبیح کر رہی ہے۔ یعنی اس پر غور کریں تو وہ ہر قسم کے عیوب سے پاک ہے لیکن یہ مضمون تو پھر جب انسان غور کرنے والا پیدا ہوگا تو تب شروع ہوگا۔

قرآن کریم نے جس عظمت کے ساتھ اس کا ذکر فرمایا ہے اس میں انسان کو اس کا محتاج نہیں رکھا بلکہ یہ اعلان فرمایا کہ تم نہیں سمجھتے ہم بتا رہے ہیں کہ تسبیح کر رہی ہے۔ تو پھر انسان کے سمجھنے سے اس کا کیا تعلق ہوا۔ انسان ہوتا یا نہ ہوتا یہ ساری کائنات تسبیح کر رہی تھی اور کر رہی ہے۔ یہ بات بتاتی ہے کہ آغاز آفرینش کے ساتھ ہی شعور کا بیج بویا گیا تھا اور آغاز میں یہ شعور کا بیج بہت ہی ہلکا تھا جیسا کہ ہر تخلیق کی صفت دبی دبی سی تھی اور پوری طرح ہر پہلو سے جلوہ گر نہیں ہوئی تھی۔ اب وہ Big Bang کا آپ تصور کر کے دیکھیں جب کہ یہ کائنات اچانک ایک دھماکے کے ساتھ وجود میں آتی ہے تو اس کے ابتدائی لمحوں کے باریک در باریک ثانیے کرتے چلے جائیں تو پھر جا کر Higher Mathematics کے ذریعے یہ مضمون سمجھ آئے گا کہ کتنی جلدی آغاز ہی میں آئندہ آنے والے سارے واقعات اس تخلیق پر مرتسم ہو گئے جو ایک دھماکے کے ساتھ پھٹ کر وجود میں آ رہی تھی۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا ذکر بطور عظیم حساب دان

تو اللہ تعالیٰ جزا دے ان Mathematicians کو جن میں ہمارے پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام مرحوم بھی تھے جنہوں نے Higher Mathematics کے ذریعے یہ باتیں معلوم کیں اور ایک دفعہ مجھے یاد ہے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سے اس گفتگو کے دوران جب میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ جو پہلا دور ہے جس میں کائنات کی تشکیل کا مضمون بڑی تفصیل کے ساتھ ہر اس ذرے پر مرتسم ہوا ہے جو وجود میں آ رہا ہے کہ اتنی تیزی سے ہوا ہے کہ ہم حساب کی زبان کے سوا سمجھا ہی نہیں سکتے۔ یعنی ایک سیکنڈ یا دو سیکنڈ کی بات نہیں ہے ایک سیکنڈ کے اتنے لاکھویں، کروڑویں حصے میں یہ بات شروع ہوگئی ہے اور تیزی سے پایہ تکمیل کو پہنچی ہے کہ اس کا حساب رکھنا ممکن نہیں۔ مگر قرآن کریم فرما رہا ہے کہ وجود کا ایک لمحہ بھی، ایک ثانیہ کا کروڑواں، اربواں حصہ بھی ایسا نہیں ہے جس میں وہ وجود حمد نہیں کر رہا تھا یعنی تسبیح نہیں کر رہا تھا اور وہ تسبیح کرنا اس کا کیسا برحق ثابت ہوا کہ ساری کائنات جب پیدا ہوگئی اور اپنی ان عظمتوں کو پہنچی جو ہم دیکھ رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ یہ چیلنج کرتا ہے کہ نظر دوڑا کے دیکھو تو سہی کہ کوئی رخنہ نظر آتا ہے۔ اے انسان غور کر۔ ہر طرف نظر دوڑا کوئی ادنیٰ سا بھی رخنہ اس تمام کائنات میں دکھائی دیتا ہے! فرمایا تیری نظر تھکی ہوئی لوٹ آئے گی اور کوئی رخنہ نہیں پائے گی۔ پھر نظر دوڑا شاید اس دفعہ کوئی کمزوری دکھائی دے دے مگر پھر تیری نظر ناکام، نامراد تجھ تک واپس آ جائے گی اور ساری کائنات میں کوئی بھی رخنہ نہیں دیکھے گی۔ پس یہ ہے رب العالمین کا مضمون یعنی بے انتہا مضامین میں سے ایک یہ پہلو ہے جس پر آپ غور کریں تو آپ حیران ہوں گے۔ آپ یہ گواہی نہیں دے رہے کہ صرف ہم ہی ہیں جو تیری حمد کے گیت گاتے ہیں۔ آپ یہ گواہی دیتے ہیں .... ہمارے وجود سے پہلے ہی تیری حمد کا مضمون کامل تھا اور ہمیشہ سے کامل رہا ہے۔ ساری کائنات اپنی پیدائش اور ترقی کے ہر دور میں تیری ہی حمد کے گیت گاتی رہی ہے۔ اور جب ہم یہ غور کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ تو نے ہماری خاطر کیا تھا تو انسان کا عجز دیکھو کس مرتبے، کس گہرائی تک جا پہنچے گا اس سے آگے پھر گہرائی کا تصور ہی باقی نہیں رہتا۔ گویا انسان مٹتے مٹتے خدا کی راہ میں بالکل مٹ جائے گا اور یہ بات کائنات کے تصور کے ساتھ ایسی وابستہ ہے کہ اس سے اس کو الگ کیا ہی نہیں جا سکتا۔

کائنات کی وسعت اور خدا تعالیٰ کی عظمت

خدا کی عظمت کا تصور، کائنات کی عظمت کے تصور سے الگ کر کے انسان کے لئے فی الحقیقت ممکن ہی نہیں ہے۔ خدا کو آپ رب العالمین کہتے ہیں تو اس کا مطلب کیا ہے کتنا بڑا رب ہے۔ وہ عالمین کتنے بڑے ہیں۔ جب تک ان کا نہ پتہ چلے رب کی بڑائی کا کیسا پتہ چلے گا۔ پس عالمین پر غور کے جو مختلف ذرائع ہیں، طریق ہیں وہ میں آپ کو سمجھا رہا ہوں۔ ایک یہ معنی ہے رب العالمین کا کہ اتنے بڑے جہان اس نے پیدا کئے ہیں کہ ان کی کنہ کی آج بھی ہمیں سمجھ نہیں آ سکتی اور وہ آغاز ہی سے خدا کا ذکر کر رہے ہیں اور ان کے وجود کا لمحہ لمحہ ہر قسم کے نقص سے پاک ہے۔ اب اتنا بڑا دعویٰ اگر شعور کے ساتھ کیا جائے تو تب سبحان اللہ کہنے کا انسان مجاز بنتا ہے۔ پھر یقین کے مقام پر کھڑے ہو کر یہ کہہ سکتا ہے کہ اے خدا تیری کائنات پر نظر ممکن نہیں تو ہم

تیری صفات کاملہ پر کیسے نظر ڈال سکتے ہیں۔ مگر یہ ضرور گواہی دیتے ہیں کہ جہاں تک ہماری نظر گئی ہے ہم نے اس کائنات کو نقص سے پاک دیکھا ہے، جہاں تک نگاہ دوڑائی کبھی کوئی رخنہ نہ پایا۔ ہمیشہ نگاہیں نامراد ہو کر لوٹی ہیں اور تیری تسبیح کے گیت گاتی ہوئی واپس آئی ہیں۔

پس اب ہم اس مقام پر کھڑے ہیں کہ ''الحمد للّٰہ .... کا اعلان کرتے ہیں۔ مگر رب العالمین پھر ہر شخص کا الگ الگ ہوتا چلا جائے گا۔ یعنی آپ کو جتنا عالم کا علم ہے اتنا ہی وہ آپ کا رب بنے گا اور جتنی اس مضمون کو وسعت دیں گے اتنا ہی یہ رب العالمین وسیع تر ہوتا ہوا آپ کے اوپر جلوہ گر ہوگا۔ جب مادی کائنات میں یہ حال ہے تو روحانی صفات باری تعالیٰ اسی طرح عظیم بھی ہیں اور اسی طرح لامحدود بھی ہیں بلکہ ان سے زیادہ کیونکہ جس خدا نے یہ لامحدود کائنات پیدا کی، لامحدود ان معنوں میں کہ اس کی کنہ کو سمجھنے کی ہم میں طاقت ہی نہیں ہے۔ جتنی طاقت ہے جہاں تک پہنچتے ہیں آگے کچھ اور دکھائی دیتا ہے اور ہم تھک کے واپس آ چکے ہوتے ہیں اور اس کی معرفت کو پا نہیں سکتے۔ یہ لامحدودیت ہے جو انسان کے نقطہ نظر سے ہے۔ جہاں تک چاہے چلا جائے جہاں تک چاہے غور کرتا چلا جائے وہ کسی غور کو اپنی ایسی انتہا تک نہیں پہنچا سکتا کہ آگے دیوار کھڑی ہو کہ اب میں آگے نہیں جا سکتا کھلے رستوں میں کھلی دیواریں ہیں یعنی کھلی دیواریں انسان کی بے اختیاری کی دیواریں ہیں۔ رستے کھلے ہیں آؤ اور میری جستجو کرو۔ آؤ اور تلاش کرو کہ کہاں مجھ میں کوئی رخنہ باقی ہے اور دوڑے چلے جاؤ ساری زندگی کا سفر، ساری نسلوں کا سفر، ساری کائنات کا سفر ہے جو تم پر منتج ہوا ہے یہ بھی تو غور کرو۔ جب کہا جاتا ہے ایک انسانی زندگی کا سفر تو مراد یہ نہیں ہے کہ چند سال کا۔ انسان تو کائنات کے سفر کے آخر پہ کھڑا ہے وہ آخری لوگ جو منزل کے قریب تر پہنچے ہیں جیسے دوڑ ہو رہی ہو میراتھن تو بے شمار لوگ بہت پیچھے رہ جاتے ہیں اور کچھ ہیں جو سب سے آگے ہوتے ہیں جو سب سے آگے ہیں انہوں نے وہ سارے رستے دیکھے ہوئے ہیں جو پچھلے لوگوں نے ابھی کچھ دیکھے ہیں اور کچھ دیکھنے ہیں تو الحمد للّٰہ .... کا دعویٰ جو ہے وہ یہ منظر پیش کر رہا ہے۔

تسبیح اور حمد میں فرق

خدا تعالیٰ فرماتا ہے ساری کائنات تسبیح کرتے ہوئے ہی یہاں تک آئی ہے جہاں سے تم نے یہ ڈنڈا اپنے ہاتھ میں تھاما ہے یہ نشان اپنے ہاتھ میں تھاما ہے اور آگے بڑھ رہے ہو۔ پس تسبیح کا مضمون حمد میں جو داخل ہوا ہے یہاں تسبیح کی بجائے حمد کا لفظ استعمال ہوا ہے یہ وہ پہلو ہے جسے خصوصیت کے ساتھ اگر آپ کچھ سمجھ لیں تو دراصل تسبیح اور حمد میں فرق تو کوئی ایسا نہیں کہ جب تک تسبیح ختم نہ ہو حمد شروع نہیں ہوتی یہ دراصل مضمون ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ (۔) خدا تعالیٰ نے جب یہ فرمایا ''الحمد للّٰہ'' تو یہ ساری باتیں سوچنے کے بعد ایک قطعی نتیجہ تو انسان لازماً نکالے گا کہ میں اس ساری کائنات کا، اس بیس بلین سال کے سفر کا علمبردار ہوں اور اس کے نتائج کا علمبردار ہوں۔ یہ جھنڈا جو ربوبیت کی حمد کا میں نے ہاتھوں میں تھاما ہوا ہے یہ بے وجہ نہیں ہے اس کے پیچھے بیس بلین سال کی گواہیاں کھڑی ہیں اور آغاز سے لے کر اب تک وہ گواہی ہمیشہ ایک ہی آواز بلند کرتی رہی ہے کہ اللہ ہر برائی سے پاک ہے، ہر کمزوری سے پاک ہے۔ پس اس پہلو سے میں اب اس مقام پر پہنچا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ساتھ اس کی رحمانیت کی جلوہ گری سے جس کا ذکر آگے آنے والا ہے میں اب حمد کے گیت گانے کا اہل بنا دیا گیا ہوں۔ اور حمد کا گیت کس نے سکھایا؟ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے۔ ''الحمد'' کے لفظ کے اندر وہ بات پہلے ہی داخل فرما دی گئی تھی جس کی طرف توجہ نہیں گئی کسی کی یا بعض دفعہ نہیں جاتی کہ رب العالمین کا مضمون حمد کے ساتھ وابستہ ہے۔ مگر حمد سیکھو گے کس سے؟ تم تو جاہل مطلق ہو، تمہیں وہ فضیلت بظاہر بخشی گئی ہے کہ تم سب کائنات کے سفر میں سب سے آگے کھڑے ہو لیکن جس نے اس مضمون کو سمجھا اور جس نے اس مضمون کو ہر پہلو کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل کے تابع معراج تک پہنچایا وہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں۔

پس حمد میں جو ''ح۔م۔د'' کا مضمون ہے وہی مضمون ہے جو محمدؐ میں بھی ہے اور احمدؐ میں بھی ہے اور اس تعلق سے پھر جب سورہ فاتحہ پہ آپ غور کرتے ہیں تو تسبیح کا مضمون حمد میں داخل ہو جائے گا۔ اور حمد بھی وہ جس کے گیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے گائے۔ اور اب اس پر غور کرنے کے لئے آپ کو کتنے سال کی عبادت درکار ہے اس کا آپ اندازہ کر سکتے ہیں۔ اس لئے بہت ہی بچگانہ خیال ہے کہ نماز میں بار بار وہی بات دھرائی جا رہی ہے ہم کیوں نہ بور ہو جائیں۔ جنہوں نے بور ہونا ہے وہ اپنے اندھے ہونے کی وجہ سے بور ہوتے ہیں جن کو نظر آتا ہے ان کے سامنے سورہ فاتحہ کے مضامین لامتناہی ہوتے ہیں کبھی ختم ہو ہی نہیں سکتے۔ (الفضل انٹرنیشنل 14 مارچ 1997ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35734 میں میاں انیس احمد ولد میاں طاہر احمد قوم مغل پیشہ کارکن تحریک جدید عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 13-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3380 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد میاں انیس احمد ولد میاں طاہر احمد دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 طاہر محمود احمد ولد چوہدری نذیر احمد دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 عمران احمد انجم باجوہ ولد مشتاق احمد باجوہ دارالنصر غربی ربوہ

مسل نمبر 35735 میں مریم سمیع بنت چوہدری سمیع اللہ وڑائچ قوم وڑائچ پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سول لائن سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 29-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مریم سمیع بنت چوہدری سمیع اللہ وڑائچ سول لائن سرگودھا گواہ شد نمبر 1 سمیع اللہ چوہدری وصیت نمبر 16638 گواہ شد نمبر 2 مرزا نثار احمد وصیت نمبر 13285

مسل نمبر 35736 میں محمد علی نعیم ولد نعیم الدین صاحب قوم ککے زئی پٹھان پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خانپور ضلع رحیم یار خان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 18-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد علی نعیم ولد نعیم الدین صاحب خانپور ضلع رحیم یار خان گواہ شد نمبر 1 عرفان احمد ابڑو وصیت نمبر 30656 گواہ شد نمبر 2 شاہد حسین ولد اختر علی رحیم یار خان

مسل نمبر 35738 میں عبدالشکور خان ولد سردار فتح محمد خان قوم بلوچ پیشہ تجارت عمر 52 سال بیعت 1961ء ساکن اسماعیل نگر لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 20-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین بارانی رقبہ 2 ایکڑ واقع بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خان مالیتی -/140000 روپے۔ 2۔ نقد رقم -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالشکور خان ولد سردار فتح محمد خان لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد حسین شاہد ولد فیروز دین مصطفےٰ آباد قصور گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد اعوان ولد طالب حسین اعوان اسماعیل نگر لاہور

مسل نمبر 35739 میں زاہدہ اطہر زوجہ اطہر رشید قوم کھمن جٹ پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عمر کالونی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 8-12-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 23 تولے مالیتی -/100000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/50000 روپے۔ طلائی چین مالیت -/9200 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ زاہدہ اطہر زوجہ اطہر رشید عمر کالونی لاہور گواہ شد نمبر 1 اطہر رشید وصیت نمبر 27222 گواہ شد نمبر 2 مظفر رشید وصیت نمبر 30752

مسل نمبر 35740 میں عدنان اسلم ولد محمد اسلم قوم

کمبوہ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عدنان اسلم ولد محمد اسلم لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد اسلم والد موصی گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد بٹ ولد محمد صدیق بٹ ٹاؤن شپ لاہور

مسل نمبر 35741 میں محمد رضوان محمود ولد محمد اسلم قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد رضوان محمود ولد محمد اسلم لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد اسلم والد موصی گواہ شد نمبر 2 عامر وحید وصیت نمبر 31686

مسل نمبر 35742 میں عمار احمد ظہور ولد رانا ظہور احمد قوم رانا راجپوت پیشہ ملازمت عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد موٹر سائیکل مالیتی -/24000 روپے۔ بینک بیلنس -/29000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عمار احمد ظہور ولد رانا ظہور احمد لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا ظہور احمد والد موصی گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد بٹ ولد محمد صدیق بٹ ٹاؤن شپ لاہور

مسل نمبر 35743 میں سید سعید احمد ولد سید سعادت علی شاہ قوم سید پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سید سعید احمد ولد سید سعادت علی شاہ ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 1 سید سعادت علی شاہ والد موصی گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد بٹ ولد محمد صدیق بٹ ٹاؤن لاہور

مسل نمبر 35744 میں فائزہ نعیم بنت چوہدری محمد نعیم کاہلوں قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں وزنی 2 ماشے مالیتی -/1100 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فائزہ نعیم بنت چوہدری محمد نعیم کاہلوں ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد بٹ وصیت نمبر 29437 گواہ شد نمبر 2 رشید بشیر الدین وصیت نمبر 32037

درخواست دعا

مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ لکھتے ہیں۔ میری بیٹی بشریٰ سجاد صاحبہ معدہ میں درد اور پٹھوں کے کھچاؤ کی وجہ سے تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ خاکسار بھی بعارضہ شوگر و بلڈ پریشر بیمار ہے کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے، اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے۔ نیز جملہ پریشانیاں دور فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سراہ ولد چوہدری احمد دین سراہ صاحب ٹورانٹو کینیڈا حال نزیل ربوہ مورخہ 23 جنوری 2004ء رات 10 بجے فضل عمر ہسپتال میں عمر تقریباً 72 سال ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پا گئے آپ کینیڈا سے ربوہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ اور کچھ عرصہ سے فضل عمر ہسپتال میں دل کے عارضہ کی وجہ سے داخل تھے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 26 جنوری 2004ء کو صبح 11 بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری رشید الدین صاحب سابق ناظم دارالقضاء ربوہ نے دعا کرائی۔ آپ بہت ملنسار، قناعت پسند اور دوسروں سے محبت وشفقت کا سلوک کرنے والے تھے۔ آپ نے بیوہ مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم معظم اقبال بھٹی صاحب راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ شگفتہ صاحبہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

مکرم محمد خالد چغتائی صاحب رحمٰن پورہ لاہور کی والدہ محترمہ شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

محترمہ عابدہ صاحبہ دختر مکرم مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب مرحوم عارف والا جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست دعا ہے۔

محترمہ یاسمین صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا شاہد بیگ صاحب ٹاؤن شپ لاہور بیمار ہیں احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

ضرورت کارکن

خلافت لائبریری کمپیوٹر سیکشن میں کارکن درجہ دوم کی آسامی خالی ہے۔ خواہش مند حضرات جن کی تعلیم B.C.S یا اس کے مساوی ہو اپنی درخواستیں صدر محلہ کی تصدیق سے مورخہ 10 فروری 2004ء تک خاکسار کو بھجوا دیں۔ (انچارج خلافت لائبریری ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اختر صاحب معلم وقف جدید۔ 132 گ۔ب تحصیل وضلع فیصل آباد لکھتے ہیں۔ خاکسار کے والد محترم محمد اصغر صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد ضلع مظفر گڑھ 13 جنوری 2004ء کو بعمر 60 سال وفات پا گئے ہیں مورخہ 14 جنوری 2004ء کو مکرم تنویر احمد چوہدری مربی سلسلہ چوک سرور شہید ضلع مظفر گڑھ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم شفیق الرحمٰن اطہر صاحب مربی ضلع مظفر گڑھ نے دعا کروائی۔ آپ نے جماعت احمدیہ چوک سرور شہید ضلع مظفر گڑھ میں مختلف حیثیتوں سے 23 سال تک خدمت کی توفیق پائی۔ آپ مکرم چوہدری نعمت علی صاحب ناظم انصاراللہ ضلع ملتان کے چھوٹے بھائی تھے۔ خدا تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالحی صاحب کریسنٹ بک ڈپو مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو ایک بیٹے کے بعد مورخہ 15 جنوری 2004ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بار یہ نام عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم ہومیو ڈاکٹر عبدالباری صاحب بنگالی مرحوم کی پوتی اور مکرم ملک عبدالعزیز صاحب جوہر ٹاؤن لاہور کی نواسی ہے اللہ تعالیٰ اس کو صحت وسلامتی کے ساتھ رکھے۔ خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

امریکہ سے ماہر ڈاکٹر کی آمد

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن آف امریکہ کے تعاون سے فضل عمر ہسپتال میں امریکہ سے وقف عارضی پر آنے والے ڈاکٹروں کی خدمات سے استفادہ کیا جا رہا ہے۔ اس کے تحت مکرم ڈاکٹر افضال الرحمٰن صاحب (کنسلٹنٹ کارڈیالوجسٹ) ماہر امراض دل جو کہ ایکوکارڈیوگرافی میں پی ایچ ڈی بھی ہیں مورخہ 9 فروری 2004ء سے دو ہفتوں کیلئے فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر ضروری ٹیسٹ وغیرہ کروا لیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوا لیں۔ بغیر ریفر کروائے ان کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 31 رجنوری 2004ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	ترتیل القرآن
1-35 a.m	مجلس سوال وجواب
2-45 a.m	خطبہ جمعہ
3-50 a.m	ملاقات
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	حکایات شیریں
6-30 a.m	مجلس سوال وجواب
7-30 a.m	گفتگو
8-05 a.m	مشاعرہ
9-05 a.m	کوئز۔ انوار العلوم
9-30 a.m	سوال وجواب اردو
11-00 a.m	تلاوت' خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-35 p.m	فرانسیسی سروس
1-40 p.m	مجلس سوال وجواب
2-40 p.m	حکایات شیریں
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	گفتگو
4-25 p.m	کوئز انوار العلوم
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-50 p.m	مجلس سوال وجواب
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	چلڈرنز کلاس
9-00 p.m	جرمن سروس
10-00 p.m	فرانسیسی سروس
11-00 p.m	لقاء مع العرب

اتوار یکم فروری 2004ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-10 a.m	چلڈرنز کارنر
2-10 a.m	مجلس سوال وجواب
3-10 a.m	مشاعرہ
4-15 a.m	حکایات شیریں
4-40 a.m	گفتگو
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-30 a.m	مجلس سوال وجواب
7-30 a.m	تقریر۔ تحریک جدید کا پس منظر
8-15 a.m	خطبہ جمعہ
9-35 a.m	عید پروگرام
10-00 a.m	چلڈرنز کلاس
11-05 a.m	تلاوت' خبریں
11-35 a.m	لقاء مع العرب
12-50 p.m	سپینش سروس
1-50 p.m	سوال وجواب
2-50 p.m	عید پروگرام
3-20 p.m	انڈونیشین سروس
4-20 p.m	تقریر۔
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m	خطبہ جمعہ (نشر مکرر)
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	گلشن واقفین نو
9-00 p.m	فرانسیسی سروس
10-00 p.m	جرمن سروس
11-00 p.m	لقاء مع العرب

پیر 2 رفروری 2004ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	گلشن واقفین نو
2-20 a.m	سوال وجواب
3-20 a.m	تقریر
4-20 a.m	سوال وجواب اردو
5-05 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	عید کا پروگرام
6-40 a.m	سوال وجواب
7-20 a.m	حج کا پروگرام
7-35 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
8-15 a.m	فرانسیسی سروس
9-20 a.m	کوئز۔ خطبات امام
9-55 a.m	گلشن واقفین نو
11-00 a.m	تلاوت' خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-35 p.m	محفل مشاعرہ
2-30 p.m	عید اسپیشل بیت الفتوح سے براہ راست
3-30 p.m	خطبہ عید
4-30 p.m	عید ملن
5-35 p.m	ایم ٹی اے کی 10ویں سالگرہ
7-10 p.m	بنگلہ سروس
8-10 p.m	خطبہ عید
9-15 p.m	فرانسیسی سروس
10-15 p.m	ایم ٹی اے ٹریول
11-05 p.m	جرمن سروس

کھٹ بڑھئی پرندہ

Wood Pecker

یہ پرندہ درختوں کے تنوں کے اندر بسیرا کرنے والی دیمک کی کالونیوں پر حملہ آور ہوتا ہے اور یہ اس کی من پسند خوراک ہے۔ اس کی بہت لمبی گول شکل کی لیسدار زبان ہوتی ہے جو یہ سوراخ میں ڈال کر دیمک کو اس سے چپکا کر چاٹ جاتا ہے۔ اس کی قوت سماعت اتنی تیز ہے کہ درخت کے تنے کے اندر دیمک کی انتہائی ہلکی سرسراہٹ کو بھی محسوس کر لیتا ہے اور اس جگہ بیٹھ کر اپنی مضبوط چونچ سے اتنی تیز رفتار سے ضربیں لگاتا ہے کہ انسانی کان ان آوازوں کو الگ الگ نہیں سن سکتا بلکہ ایک مسلسل موٹر سائیکل کی طرح کی آواز سنائی دیتی ہے۔ اس آواز سے گھبرا کر دیمک اپنے گھونسلے سے باہر آ جاتی ہے اور یہ اسے اپنی زبان سے چاٹ جاتا ہے۔ اتنی زوردار اور تیز رفتار چونچوں سے خود اس پرندے کا دماغ پھٹ جانا لازمی امر ہے لیکن قدرت نے اس کی چونچ اور دماغ کے درمیان ایسا مدافعتی نظام وضع کر دیا ہے کہ اس تمام کام کا شاک (Shock) دماغ تک نہیں پہنچ پاتا اور وہ محفوظ رہتا ہے۔

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء

احمد ڈینٹل کلینک

ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/ طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی

بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن

فون آفس: 212764 گھر: 211379

Hamid Ali Khan
Proprietor

AL-FIRDOUS GARMENTS

Deals in: Shirts, Dress Shirts, Dress Pents, Jeans & All kinds of Children Garments

85-New Anarkali, Lahore. Tel:7324448

ESTD 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز۔ ربوہ

❀ ریلوے روڈ 04524-214750

❀ اقصیٰ روڈ 04524-212515

پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران

احمد باغ سکیم راولپنڈی میں پلاٹ فروخت کرنے کیلئے رجوع فرمائیں۔

رابطہ: ڈاکٹر افتخار احمد فون: 051-2212127 موبائل: 0333-5131261

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم اب ایک اور انداز میں آپ کی خدمت میں آئے ہیں۔ عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں۔ نیز گاڑیاں بھی کرایہ پر دستیاب ہیں

رشید برادرز ٹینٹ سروس

گولبازار ربوہ فون دکان: 211584

رشید الدین ولد رفیع الدین

ضرورت ہے

ادویات کی سپلائی کے کام میں دلچسپی رکھنے والے میڈیکل ریپس، فیلڈ ورکرز کمیشن ایجنٹس یا سیلز مین جو پاکستان کے کسی بھی علاقے میں ہومیو پیتھک ایلو پیتھک یا یونانی ادویات کی سپلائی اور بکنگ کا کام کرتے ہوں یا اب یہ کام سیکھنا چاہیں وہ معقول معاوضہ پر جزوی (پارٹ ٹائم) یا کل وقتی کام کیلئے درخواستیں صدر صاحب یا قائد صاحب کی تصدیق سے بھجوائیں

کیور سیٹو انٹرنیشنل (ڈاکٹر راجہ ہومیو) گولبازار ربوہ

فون: 04524-214576
04524-213156

سی پی ایل نمبر 29